الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

انوار الاتقیا

ترجمہ اردو

تذکرۃ الاولیا

(مترجمہ)

جناب مولوی محمد برکت اللہ صاحب رضا لکھنوی بعد تنقیح ترجمہ کتاب ہذا

حسب فرمائش اخی المعظم جناب حاجی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ قریب مدرسہ عالیہ نمبر (۱۶)

باہتمام خاکپائے اولیائے دین کمترین محمد قمر الدین مالک مطبع

در مطبع مجیدی واقع کانپور طبع شد

یہ اللہ کا حبیب ہی اوسی کی محبت مین اسے موت آئی اور یہ اللہ کا قتیل ہی اور اوسی کی تلوار نے اسکو قتل کیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب لوگ آپکا جنازہ لیکر چلے تو دھوپ بہت سخت تھی پرندون نے آکر آپ کے جنازے پر اپنے پرون کا سایہ کر دیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ جس راستہ سے آپکا جنازہ جا رہا تھا وہان ایک مسجد مین موذن اذان دے رہا تھا جب اوسنے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو آپ نے اپنی انگشت شہادت اوٹھائی لوگون کو خیال ہوا کہ شاید آپ زندہ ہین جنازہ رکھا تو دیکھا کہ آپ مین جان نہین ہی لیکن آپ کی اونگلی اوٹھی ہوئی ہی بہت کوشش کی کہ اونگلی برابر ہو جائے مگر برابر نہو سکی پھر آپ کو دفن کیا جب یہ تین کرامتین اہل مصر نے آپ کی وفات کے بعد دیکھین تو جو جو تکلیفین آپ کو حیات مین دی تھین اوسپر بیحد شرمندہ ہوے اور اپنے اون افعال سے توبہ کی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۱۴ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اکبر مشائخ اور اعظم اولیاء اللہ مین سے تھے آپ بڑے صاحب ریاضت و کرامت تھے آپ کو قرب الٰہی حاصل تھا احادیث اور روایات کے بیان کرنے مین آپکو اعلیٰ درجہ کا کمال تھا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ آپ کی تعریف مین فرماتے ہین کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ ہم لوگون مین اسی طرح صاحب فضل و مرتبہ ہین جیسے ملائکہ مین حضرت جبرئیل علیہ السلام اور یہ بھی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ کا قول ہی کہ مقام توحید مین تمام لوگون کی انتہائی کوشش آپ کی ابتدائی کوشش کے برابر ہی۔ بلکہ جب لوگ آپ کی ابتدائی

بو سعید راعی رحمہ اللہ کے پاس ایک چھری تھی آپ نے اوسکے دو ٹکڑے کرکے ایک ٹکڑا اونکے قریب اور دوسرا اونکے قریب مین دفن کردیا تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ دونون مقام سے سرسبز انگور کے درخت اوگے اور ملند ہوکر بھلدار ہوگئے لیکن بوسعید میخورانی رحمہ اللہ کے قریب کے درخت مین کالے انگور اور آپ کے قریب کی درخت مین عمدہ سفید انگور پھلے بوسعید میخورانی رحمہ اللہ نے سبب پوچھا آپ نے کہا مجھے صدق ویقین حاصل ہی اور تمھین امتحان منظور تھا اسیوجہ سے اللہ نے دونون درختون سے ہر ایک کے دل کی کیفیت کو ظاہر کردیا پھر آپ نے اونکو ایک کمل دیکر فرمایا کہ دیکھو اسے کھو نہ دینا اونھون نے وہ کمل لیا اور حج کرنے گئے گو راہ مین بہت احتیاط کی مگر عرفات مین وہ کمل انکے پاس سے گم ہوگیا جب پھر بسطام مین واپس آئے تو دیکھا کہ بوسعید راعی رحمہ اللہ کے پاس وہ کمل موجود ہے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ سے لوگون نے پوچھا آپکا پیر کون ہی آپ نے کہا ایک بڑھیا ہی پھر یہ واقعہ بیان کیا کہ ایکبار مین جنگل مین تھا اور ایک بڑھیا سر پر آٹے کا بوجھ رکھے ہوے آئی اور مجھسے کہا کہ میرا یہ آٹا میرے گھر پہونچادے اتنے مین ایک شیر دکھائی دیا مین نے اوسے بلایا اور وہ آٹا اوس شیر کی پیٹھ پر رکھدیا اور بڑھیا سے کہا جا تیرے گھر تک آٹا پہونچادیگا پھر مین پوچھا کہ تو شہر مین کیا کہے گی اوسنے کہا کہونگی کہ آج جنگل مین مین ایک خود نما ظالم سے ملی آپ نے فرمایا تو مجھے خود نما ظالم کیون کہیگی اوسنے کہا اسلیے کہ شرع نے شیر کو تکلیف نہین دی اور تونے اپنا بوجھ اوس پر لادا اور اوس غیر مکلف کو تکلیف مین ڈالا یہ ظلم نہین تو کیا ہی دوسرے تم مین عیب ہی کہ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمھین صاحب کرامت جانین اور سمجھین کہ تم ایسے صاحب شان ہو کہ شیر تمھاری اطاعت کرتا ہی یہی خود نمائی ہی اور اس سے زائد کوئی عیب نہین ہوتا ہی مین نے اوسکے قول سے عبرت حاصل کی اور اوسی کی نصیحت کیوجہ

سے مین نے توبہ کی اسلیے وہ بڑھیا میری پیر ہوئی اوسکے بعد سے میرا یہ حال ہوگیا
کہ جب کوئی کرامت یا نشانی ظاہر ہوتی تو مین اللہ سے اوسکی تصدیق چاہتا اور
اوسیوقت ایک زرد نور پیدا ہوتا کہ جسپر سبز خط سے لکھا ہوا ہوتا لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ نوح نجی اللہ ابراھیم خلیل اللہ موسی کلیم اللہ عیسی روح اللہ علیہم الصلوۃ والسلام
ان پانچ گواہون کی شہادت میری کرامت پر ہونے لگی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین خواب مین دیدار جمال الٰہی سے مشرف ہوا تو مجھسے ارشاد ہوا کہ دنیا مین تمام لوگ ہمسے اپنی اپنی ضرورت کے مطابق چیزین مانگتے ہین مگر بایزید ہمسے ہمین کو طلب کرتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار حضرت شقیق بلخی اور حضرت ابو تراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہما آپ کی ملاقات کو آئے آپ نے دسترخوان بچھوایا سب لوگ کھانا کھانے بیٹھے مگر حضرت ابو تراب رحمہ اللہ نے نہ کھایا اور کہا مین روزے سے ہون آپکے ایک مرید اور حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ دونون نے کہا کہ جو شخص نفل کا روزہ رکھے ہو اور اوسکی دعوت کیجائے تو شرعاً اگر وہ افطار صوم کرے تو اوسے روزہ کا بھی ثواب ملتا ہی اور دعوت قبول کرنے کا بھی مگر اونھون نے نہ مانا اور کہا مین روزہ نہ کھولونگا حضرت بایزید رح نے فرمایا کہ تم لوگ اوس سے خبر نہو کیونکہ یہ درگاہ الٰہی سے دور ہی کچھ دنون کے بعد حضرت ابو تراب رحمہ اللہ ایک چوری کی علت مین گرفتار ہوے اور حکم شرع کے مطابق اونکے ہاتھ کاٹے گئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار جامع مسجد کے کسی گوشہ مین آپ نے اپنا عصا کھڑا کر دیا تھا اتفاق سے وہ گر پڑا ایک ضعیف شخص نے اوٹھا کر پھر اوسے اوسی کونے مین کھڑا کر دیا بعد کو یہ حال آپ کو معلوم ہوا آپ نے اوسکے مکان پر جا کر اوس سے کہا کہ جو تکلیف آپ کو عصا اوٹھانے مین ہوئی اوسکو معاف فرما دیجیے۔